فتوی نمبر:[۱۰۵] بسم اللہ الرحمن الرحیم تاریخ:[۲۰۲۱/۹/۱۰]

سوال

علمائے کرام ناشرین میں سے کسی کا سوال ہے، کہ بیروتی کتابوں کی نقل یہاں سے چھپ جاتی ہے، جو کہ اصل ادارے کی جانب سے بغیر اجازت کے چھاپی جاتی ہے۔ ان کو کاروباری فائدے کے ساتھ طلبہ کی آسانی کے لیے کم قیمت میں ان کو مل جاتی ہیں۔ کیا چھاپنا اور دوسرے مکتبات کا ان کو فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب

الحمدللہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبي بعده!

- ایک مؤلف دن رات ایک کرکے ایک کتاب تیار کرتا ہے، کوئی ناشر حق الخدمت دے کر اس سے خرید لیتا ہے، اس کا معقول وظیفہ اس کو عطا کر دیتا ہے۔ پھر وہ ناشر اس کی کمپوزنگ پر، پروف ریڈنگ پر، اسی طرح اس کی ڈیزائنگ پر اور ٹائٹل بنانے پر اور پریس تک لے جانے کے جو اقدامات ہوتے ہیں، اس پر بھی زرِ کثیر خرچ کرتا ہے۔ پھر جو کاغذ خریدتا ہے، اس کی ہوش ربا قیمت بھرتا ہے، پریس میں لے جاتا ہے، اس کی بائنڈنگ اور جلد بندی پر اخراجات کرتا ہے۔ دکان کے اخراجات، بڑی کتاب کو محض سٹور میں رکھنے کے اخراجات اور دیگر نقل و حمل، ایڈورٹائزنگ وغیرہ کے اخراجات اس کے علاوہ ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ اللہ کر کے ایک طویل جہد کے بعد کتاب مارکیٹ میں آجاتی ہے۔
- مارکیٹ میں آنے کے چند ماہ بعد، ایک دوسرا ناشر بیٹھے، بٹھائے مفت میں بغیر کسی اضافی محنت اور خرچے کے اصل ناشر کی اجازت کے بغیر، اسی کتاب کی نقل، لوکل پیپر پر مارکیٹ میں لا دھمکاتا ہے۔ اور سستے داموں بیچ رہا ہوتا ہے۔
- اس صورت حال کی تفصیل میں جانے کا بنیادی مقصد یہ ہے، کہ اسی سے ہمیں اس کی شرعی حیثیت سمجھنے میں مدد ملے گی۔ لہذا:

۱. یہ محض دھوکہ اور فراڈ ہے، کہ ایک آدمی محنت کرے اخراجات صرف کرے، اور دوسرا اس کی فوٹو لے کر شائع کر دے، ظاہر ہے دوسرا اسے پہلے کی نسبت سستے داموں فروخت کرے گا۔

۲. ہمارے مطابق یہ اکلِ مال بالباطل ہے۔ دوسرے کی محنت پر شب خون مارنا ہے، اس کی جو محنت اور پیسے اس پر لگے ہیں، تو یہ بغیر پیسوں کے ہی چرالیتا ہے، اس کو اٹھالیتا ہے، یا اس کی کاپی کر کے چھپوالیتا ہے، ایسا کرنا جرم ہے۔ ہم اس کے حق میں نہیں ہیں کہ یہ کام کیا جائے۔ کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

{يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا} [النساء: ۲۹]

’ایمان والو، ایک دوسرے کے مال آپس میں باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، الاّ یہ کہ باہمی رضامندی سے تجارت کی جائے، اور ایک دوسرے کو قتل نہ کرو۔ اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تم پر بڑا مہربان ہے‘۔

۳. ہاں! البتہ یہ بہانہ بنایا جاتا ہے، کہ ہم طلبہ کو رعایتی قیمت پر دیتے ہیں، ویسے یہ رعایت وغیرہ نہیں ہوتی، بلکہ وہ کتاب پر اٹھنے والے اخراجات کا حساب کرتے ہیں۔ اس کو تین سے ضرب دے دیتے ہیں۔ مثلاً ایک کتاب پر سو روپے خرچ ہوئے ہیں، اس کو تین سے ضرب دینے سے تین سو روپے اس کی قیمت رکھ دیتے ہیں۔ اور اگر پچاس فیصد بھی کم کریں۔ تو پچاس روپے بچت پھر بھی ہو جاتی ہے۔ در حقیقت ناقل نے جو سرمایہ لگایا ہوتا ہے، وہ اس حساب سے پرافٹ لیتا ہے، رعایت اصلی ناشر کی محنت کی وجہ سے ہوتی ہے، جو اس ناقل کو نہیں کرنا پڑی، لہذا ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔

گو خریدنے والے اپنے ذاتی مطالعہ کے لیے، اپنی حیثیت کے مطابق جہاں سے چیز سستی ملتی ہے، وہیں سے لیتے ہیں، ان کو نقلی اصلی سے غرض نہیں۔

۴. اس صورت حال میں ہمارے رجحان کے مطابق درست طریقہ یہ ہے، کہ اگر کوئی اس طرح کتاب طبع کرنا چاہتا ہے، تو اصل ناشر سے اجازت لے، اور اتفاقِ رائے اور رضامندی سے یہ خیر کا کام کرے۔ اور اگر وہ طبع کر چکا ہے، تو اسے چاہیے کہ اپنے اخراجات اور لاگت نکال لے۔ اور بقیہ نفع اصل ناشر کو دے دے، اگر اس تک رسائی ممکن ہو، ورنہ اس کے نام پہ صدقہ کردے۔

{وَإِن تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ} [البقرة:۲۷۹]

’ہاں اگر توبہ کر لو تو تمہارا اصل مال تمہارا ہی ہے، نہ تم ظلم کرو نہ تم پر ظلم کیا جائے گا‘۔

۵. فضیلۃ الشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی حرمت کی ایک اور بھی وجہ ہے. اسی نوعیت کے ایک سوال کے جواب میں وہ فرماتے ہیں:

((فالذي أرى أن الإنسان إذا نسخها لنفسه فقط : فلا بأس ، وأما إذا نسخها للتجارة : فهذا لا يجوز ؛ لأن فيه ضرراً على الآخرين ، يشبه البيع على بيع المسلم ؛ لأنهم إذا صاروا يبيعونه بمائة ونسختَه أنت وبعته بخمسين : هذا بيع على بيع أخيك " انتهى باختصار من " لقاءات الباب المفتوح " (۱۷۸ / السؤال رقم ٦).

'میرے خیال کے مطابق اگر کوئی شخص اسے صرف اپنے لیے کاپی کرتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے. لیکن اگر وہ تجارتی مقاصد کے لیے اس کی کاپی نشر کرتا ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ یہ دوسروں کا نقصان ہے، یہ بیع علی البیع کرنے کے مترادف ہے۔ کیونکہ اگر وہ اسے ایک سو میں بیچ رہے ہیں اور آپ اسی کی کاپی کرتے ہیں اور آپ اسے پچاس میں فروخت کرتے ہیں، تو یہ آپ اپنے مسلمان بھائی کے شدہ سودے پر اپنا سودا بیچ رہے ہیں'۔

اسی طرح اگر کوئی تجارتی بنیادوں پر فروخت کرنے کی بجائے، اگر نایاب یا کمیاب کتاب حسبِ ضرورت کسی کو کاپی کر کے فراہم کرتا ہے، تو امید ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہو گا۔ ان شاء اللہ۔

- البتہ مذکورہ پابندی اس وقت ہے، جب ناشر واضح طور پر لکھتا ہے، جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں، یا کسی بھی دوسری عبارت کے ساتھ اپنا حق اشاعت محفوظ ہونے کی اطلاع دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی ناشر، حقوق اشاعت اپنے پاس محفوظ رکھنے کی بجائے، اشاعت کی عام اجازت دے دے تو اس صورت حال میں ظاہر ہے، کاپی شائع کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

مفتیانِ کرام

فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ عبد الحلیم بلال حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

فضیلۃ الدکتور عبد الرحمن یوسف مدنی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ سعید مجتبی سعیدی حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو عدنان محمد منیر قمر حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ حافظ عبد الرؤف سندھو حفظہ اللہ

فضیلۃ الشیخ ابو محمد ادریس اثری حفظہ اللہ

لجنة العلماء للإفتاء
ULAMA FATWA COUNCIL